میثم قادری

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰۤئِثَ الآیۃ

طیبات آمد بسوئی طیبین + مر خبیثان را خبیثات است ہین

ومن یکن الغراب لہ دلیلا ۔ یمر بہ علی جیف الکلاب

الغراب الخبیث فی مرأۃ الفقہ والحدیث

یعنی

خبیث کوا۔ حدیث اور فقہ کے آئینے میں

طبع کنندہ۔ خادم العلماء فقیر جان محمد مسجد مکی قادریہ [illegible]

ملنے کا پتہ بمبئی بھی ہے

دیگر ملنے کا پتہ :-

حافظ الحمت علی متعلم مدرسہ سعیدیہ نور المساجد چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

زاہد امین پریس منٹگمری

ميثم قادری

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ الآیۃ

طیبات آمد بسوئے طیبین ✦ مر خبیثان را خبیثات است ہین

وَمَنْ يَكُنِ الْغُرَابُ لَهٗ دَلِيْلًا ـ يَمُرُّ بِهٖ عَلٰى جِيَفِ الْكِلَابِ

الغُرَابُ الخَبِيثُ فِي مِرْاٰةِ الفِقْهِ وَالحَدِيثِ

یعنی

✻ خبیث کوا۔ حدیث اور فقہ کے آئینے میں

طبع کنندہ۔ خادم العلماء فقیر جان محمد سعید مکی قادریہ [illegible]

نسخے کا پتہ بھی یہی ہے

دیگر ملنے کا پتہ :۔

حافظ النعمت علی متعلم مدرسہ سعیدیہ نور المساجد چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

دلپذیر پریس منٹگمری

عرضِ حال

حضور نبی کریم رؤف الرحیم تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس سے صدی رواں تک عام گھروں میں پھرنے والے ابقع کوے کے فاسق اور خبیث ہونے پر اتفاق رہا ہے۔ مگر دین میں رخنہ انداز کج رو کم فہم اور علم سے ناآشنا لوگوں نے صدی رواں میں اتفاقیہ مسائل کو اختلافات میں ڈھالنے کی ناتمام کوشش کر کے بیچارے سادہ لوح اَن جان لوگوں کو ثواب کے پردے میں ابقع جیسے خبیث اور فاسق کوے کو جائز الاکل قرار دے کر کھانے اور کھلانے کا عملی پیرایہ اختیار کر لیا تو مجھے خیال ہوا کہ شہروں میں رہنے والے سنی احباب تو ایسے عیاروں اور مکاروں کے بھید و اسرار سے خوب واقف ہوتے ہیں کہ ان لوگوں کے مقاصد آئے دن کیا مکر اختیار کرتے ہیں۔ لہٰذا واقف کار احباب ان کے ہر بدلتے لباس کو دور اندیشی یا تجربہ سے پہچان لیتے ہیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش ۔ من انداز قدت را مے شناسم

مگر دیہات اور سکولوں میں رہنے والے سیدھے سادے سنی احباب کا ایسے عیاروں کے دام فریب میں آ کر کوا کھانے کے ارتکاب کا خطرہ محسوس ہوا۔ واگرچہ دیہاتی سنی احباب بھی آشنا ہیں کہ یہ کوا خبیث اور حرام ہے۔ مگر کسی کے بہکانے سے لغزش کھا جانا ممکن ہے۔

لہٰذا حفظ ماتقدم کے لئے استفتا بجناب محقق لاجواب فرید العصر

خطیب امت شہزادۂ رحمت حضور سیدی حضرت قبلہ و کعبہ علامہ سید کاظم القادری صاحب دامت برکاتہم خطیب اعظم نور المساجد چیچہ وطنی کی خدمت اقدس میں پیش کر کے تسلی بخش جواب لے لیا ہے۔ جو معاند کی سرکوبی اور سنی احباب کی تسلی کے لئے از بس کافی ہے۔ فقیر کا مقصد اظہار ثواب اور تحقیق حق ہے۔ لہٰذا خدا کی بارگاہ میں عرض ہے کہ

اے الٰہ العالمین ہماری سعی و کوشش قبول فرما۔ اور ہمارے شکموں کو خبیث غذاؤں سے محفوظ و مصئون فرما۔ بجاہ حبیبک المصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

فقیر خادم العلماء ابوالبیان محمد سعید مکی قادریہ

چک نمبر ۱۱۱/۱۲ ایل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت حضور حضرت قبلہ وکعبہ جناب شاہ صاحب دامت برکاتہم،

بعد ادائے آداب نیازمندانہ وسلام عاجزانہ اینکہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک سوال عرض ہے۔ مہربانی فرماکر اس کا جواب تحریر فرمادیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی وہ سوال یہ ہے،

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ یہ عام گھروں میں پھرنے والا کوا حلال ہے۔ اور اس کا کھانا باعث برکت ہے! اس کے جواب میں بکر کہتا ہے۔ کہ فقہ حنفی میں کوا تین قسم ہے۔ اور یہ عام گھروں میں پھرنے والا کوا ہمارے فقہا کے نزدیک خبیث قسم سے ہے۔ اور اس کا کھانے والا حرام کا مرتکب ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید حق پر ہے یا کہ بکر؟

مہربانی فرماکر تینوں اقسام دلائل کے ساتھ تحریر فرمائیں۔ تاکہ تنازعہ ختم ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے آپ کو اجر عظیم ملے گا۔

فقط داعیان محمد مسجد ملی قادریہ

عزیز مکرم! مولوی سبحان محمد صاحب زید حبکم

وعلیکم السلام! تمہارے سوال کا جواب بقدر کفایت درج ذیل ہے چنانچہ تسلی کرلیں۔ اگر مزید جواب کی ضرورت محسوس کی گئی تو فرصت پاکر مزید تشریح بھی کردی جائے گی۔

جواب کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو

الجواب

الحمد للہ الاحد الصمد الواحد۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ سیدنا محمد المشہود والشاہد الذی یشاہد احوال امتہ ویراقب اعمالہم فی کل آن وحین الیٰ یوم الدین۔ فصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین ط

اما بعد۔ زید غلطی پر ہے۔ کیونکہ اس عام گھروں میں پھرنے والے کوے کو زمانہ نبوی سے لیکر آج تک کسی متورع پرہیزگار مستند عالم نے حلال نہیں کہا۔ اس لئے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو موذی یعنی بغیر چھیڑے ایذا دینے والے خبیث اور فاسق جانوروں میں شمار فرمایا ہے۔ اور فقہائے احناف رحمہم اللہ اس کو خبیث لکھتے ہیں۔ اس کا نام عربی میں الابقع ہے اس کو کھانے والا حرام کا مرتکب ہے۔ حلال سمجھنے والا آخرت عذاب کا مستحق ہے۔

اس کے مقابلے میں بکر کا قول صحیح ہے۔ اور وہ حق پر ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ کوا تین قسم ہے۔

ہمارے فقہائے کرام کوے کی تین قسمیں لکھتے ہیں۔

غراب الابقع۔ غراب الزرع۔ غراب عقعق

غراب الابقع۔ یہ عام گھروں میں پھرنے والا دیسی کوا ہے جس کو نبی کریم رؤف رحیم نے موذی یعنی بغیر چھیڑے ایذا دینے والے خبیث

اور فاسق جانوروں میں شمار فرمایا ہے۔ اور ایسے خبیث جانوروں کے حرام ہونے پر نصِ قرآنی شاہد ہے۔ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ۔ نبی کریمؐ اپنی امت کے لئے طیب چیزیں حلال اور خبیث چیزیں حرام فرماتے ہیں۔ متقدمین اور متاخرین فقہا اس ابقع کوے کے خبیث اور حرام ہونے پر متفق ہیں۔

دوسری قسم غراب الزرع ہے۔

غراب الزرع۔ یعنی کھیتی کا کوا۔ جو صرف حلال کھاتا ہے۔ اور موذی بھی نہیں ہوتا، مباح ہے یعنی کھانے میں حرج نہیں۔

تیسری قسم غراب عقعق ہے۔

غراب عقعق، موذی تو نہیں، مگر غذا مخلوط حلال و حرام کھاتا ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی آواز عین قاف کی مشابہ ہے۔

تینوں کی تحقیق درج ذیل ہے۔ تاکہ پڑھنے والا کسی کے مکر و خادعت کا شکار نہ بن سکے۔ اور کوا خوروں کے اختراعی من گھڑت اشکال اور جاہلانہ دیہاتی تمثیلوں کی حقیقت سے شناسا ہو کر خبیث و طیب کے مابین فرق کر سکے۔

غراب ابقع۔ یعنی وہ سیاہ و سفید کوا جو کہ ہمارے دیار میں بکثرت پایا جاتا ہے اس کا دوسرا نام غراب البین ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فاسق فرمایا ہے۔ اور فقہا اس کے خبیث و فاسق و حرام ہونے پر متفق ہیں:

امام جوہری فرماتے ہیں۔ غراب البین ایسا کوا ہے جس میں سیاہی و سفیدی ہو۔

(وَغُرَابُ الْبَیْنِ الْاَبْقَعُ۔ قَالَ الْجَوْھَرِیْ ھُوَ الَّذِیْ فِیْہِ سَوَادٌ وَبَیَاضٌ) (حیوٰۃ الحیوان)

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں۔ کہ ابقع ایسا کوا ہے۔ جس میں سیاہی و سفیدی ہے۔ غالباً ابقع کہنے کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

(قَالَ الشَّامِیْ۔ الْغُرَابُ الْاَبْقَعُ الَّذِیْ فِیْہِ بَیَاضٌ وَسَوَادٌ) (شامی جزء خامس)

غراب البین کہنے کی وجہ علامہ دینوری مجالسۃ میں لکھتے ہیں (وَقَالَ صَاحِبُ الْمُجَالَسَۃِ۔ سُمِّیَ غُرَابَ الْبَیْنِ لِاَنَّہٗ بَانَ عَنْ نُوْحٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا وَجَّھَہٗ لِیَنْظُرَ اِلَی الْمَآءِ فَذَھَبَ وَلَمْ یَرْجِعْ وَلِذٰلِکَ تَشَاءَمُوْا بِہٖ) (حیوٰۃ الحیوان)

یعنی ابقع کوے کا نام غراب البین اس لئے رکھا گیا:-

طوفان آنے کے وقت جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہو گئے) ابقع کوے کو آپ نے پانی کا پتہ لگانے اور دیکھنے کے لئے بھیجا تو چلا گیا، مگر پھر نہیں لوٹا۔ (یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے بینونت اختیار کرنے کی وجہ سے غراب البین مشہور ہو گیا) اسی وجہ سے لوگ بدفالی میں تعبیر کرتے ہیں (حیوٰۃ الحیوان)

نہ لوٹنے کی وجہ کمال الدین دمیری نے یہ لکھی (قَالَ الدَّمِیْرِیْ وَذٰلِکَ

اَنَّ نُوْحًا عَلَیْہِ السَّلَامُ اَرْسَلَہٗ لِیَنْظُرَ ھَلْ غَرِقَتِ الْبِلَادُ وَیَاْتِیَہٗ بِالْخَبَرِ فَوَجَدَ جِیْفَۃً طَافِیَۃً عَلٰی وَجْہِ الْمَآءِ فَاشْتَغَلَ بِھَا وَلَمْ یَاْتِہٖ بِالْخَبَرِ فَدَعَا عَلَیْہِ) (حیوٰۃ الحیوان)

کوا مردار کھانے میں مشغول ہو گیا۔ نبی کے حکم کی پرواہ نہ کی۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ اس کا مطلب (یعنی فرمان بجا نہ لانا) یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کوے کو بھیجا کہ دیکھے شہر ڈوب گئے یا نہیں اور دیکھ کر ان کی خبر آپ تک لائے۔ تو یہ (کوا) پانی پر تیرتا

مردار پاکر کھانے میں مشغول ہوگیا۔ تو اس پر آپ نے بددعا کی یعنی مردار کھانے کی مصروفیت نے اس کوے کو نبی کی اطاعت سے خارج کردیا۔ اطاعت یعنی فرمانبرداری سے نکل جانے کو شرع میں فسق کہتے ہیں۔ (وَاَصْلُ الْفِسْقِ هُوَ الْخُرُوْجُ عَنِ الطَّاعَةِ)

ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے (وَذَكَرَ ابْنُ قُتَيْبَةَ اِنَّهُ فَاسِقٌ فِيْمَا اَدْرِيْ لِتَخَلُّفِهِ حِيْنَ اَرْسَلَهُ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَأْتِيَهُ بِخَبَرِ الْاَرْضِ فَتَرَكَ اَمْرَهُ وَوَقَعَ عَلٰى جِيْفَةٍ اِلَخ (حیٰوۃ الحیوان)) کہ میرا خیال ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا فرمان بجانہ لانے کی وجہ سے اس ابقع کوے کو فاسق کہا گیا ہے۔ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو زمین کی خبر لینے کے لئے بھیجا تو آپ کے حکم کو چھوڑ کر مردار پر پڑ گیا۔ اسی وجہ سے اس کی حرام خوری ضرب المثل ہے۔ عربی شاعر کہتا ہے۔

وَمَنْ يَكُنِ الْغُرَابُ لَهُ دَلِيْلًا ÷ يَمُرُّ بِهِ عَلٰى جِيَفِ الْكِلَابِ،

یعنی جس کا رہنما کوا ہو تابعین کو مردار کتے پر سے گزرے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ابقع کوے کو مردار بہت زیادہ پسند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فطری غذا پانے کے بعد مطلق عالم نبی کے فرمان کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے ہمارے فقہا اس کی طبعی غذا کا ذکر زیادہ کرتے ہیں کیونکہ حلال غذا کھالینا اس کے لئے طبع ثانیہ کے حکم میں ہے۔

دیکھئے درمختار میں ہے۔ (عام گھروں میں پھرنے والا) ابقع کوا (مردار ہی) اور عقعق) کھاتا ہے۔ اسی وجہ سے ملحق بالخبائث یعنی خبیث جانوروں میں شمار ہوتا ہے علامہ شامی لکھتے ہیں کہ لایاکل الا الجیف۔ ابقع کوا (طبعاً) صرف مردار ہی کھاتا ہے۔ (درمختار میں ہے وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ الَّذِيْ يَاْكُلُ الْجِيَفَ

لِاَنَّهُ مُلْحَقٌ بِالْخَبَائِثِ (درمختار)

درمختار سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ فطرۃً مردار کھانے کی وجہ سے ابقع کوا خبیث جانوروں میں شمار ہوا۔ مگر شامی کی عبارت (صرف مردار کھاتا ہے) سے یہ سمجھنا کہ عام گھروں میں پھرنے والا کوا چونکہ صرف مردار نہیں کھاتا ہے بلکہ مخلوط غذا کھاتا ہے۔ لہٰذا یہ اور ہے وہ کوئی اور ہوگا۔ غلط ہے اس لئے کہ طبعاً ابقع کوے کی غذا مردار ہے۔ مگر طبع ثانیہ کے تحت حلال بھی کھالیتا ہے جیسا کہ امام شمس الدین سرخسی مبسوط میں تحریر فرماتے ہیں (قال السرخسی فی المبسوط وَالْاَبْقَعُ الَّذِيْ يَاْكُلُ الْجِيَفَ وَيَخْلِطُ) ابقع کوا مردار کھاتا ہے۔ اور مخلوط حلال و حرام غذا کھاتا ہے۔ یعنی فطرۃً حرام کھاتا ہے، اور طبع ثانیہ کے تحت حلال کھاتا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ حلت و حرمت فطری غذا سے متعلق ہے یعنی جو چیزیں طبعاً حلال کھاتی ہیں وہ حلال ہیں۔ اور جو طبعاً حرام کھاتی ہیں حرام ہیں۔ طبعاً حرام کھانے والا جانور حلال کھالینے سے حلال نہ ہوگا۔ جیسے ابقع کوا اور شوقیہ کتا وغیرہ وغیرہ۔ چاہے کتنا حلال کھالیں مگر خود حلال نہ ہوں گے اس لئے کہ یہ حلال غذا ان کی طبع ثانیہ ہے۔ جس سے حلت و حرمت متعلق نہیں۔ اسی طرح حلال جانور حرام کھانے کی وجہ سے حرام نہ ہوگا جیسے جلالہ جانور یعنی گائے وغیرہ کہ اگر پلیدی وغیرہ کھالے تو حرام نہ ہوگی۔ اسی طرح [illegible] اور مخلاۃ مرغی کہ حرام کھانے کی وجہ سے حرام نہ ہوگی۔ تو یہی وجہ ہے کہ فقہا نے اس کی دو غذا لکھی ہے جس سے حلت و حرمت واضح ہوسکے۔ مگر اشتباہ سے بچنے کے لئے امام سرخسی نے اس کی دوسری غذا بھی لکھدی۔ تاکہ

تاکہ آسانی تمیز ہو سکے۔ بقدر کفایت دو احادیث درج ذیل ہیں جن میں عام گھروں
میں پھرنے والے ابقع کوے کے فاسق و خبیث ہونے کا ذکر ہے۔
صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے (وعن ابن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا جناح علی من قتلھن فی الحرم والاحرام
الفارۃ والغراب والحداۃ والعقرب والکلب العقور متفق علیہ)
کہ جانوروں میں سے پانچ جانور ایسے ہیں جن کے قاتل پر کوئی گناہ (کفارہ) نہیں
چوہا۔ کوا۔ چیل۔ بچھو۔ باؤلا کتا متفق علیہ۔ وایضاً حضرت عائشہ صدیقہ سے
مروی ہے (وفی البخاری ایضاً عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس
فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحیۃ والغراب الابقع والفارۃ والکلب
العقور والحدیا متفق علیہ) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
پانچ جانور فاسق ہیں جو کہ حل اور حرم میں قتل کئے جائیں گے۔ سانپ۔ ابقع کوا
چوہا۔ باؤلا کتا۔ چیل متفق علیہ
سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سانپ فاسق ہے۔ چوہا فاسق ہے۔ کوا
فاسق ہے۔ (وفی سنن ابن ماجہ والبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
انھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیۃ فاسقۃ والفارۃ
فاسقۃ والغراب فاسق) وایضاً سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ
ابن عمر سے کہا گیا کہ کیا کوا کھایا جاتا ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمان کے بعد کہ ابقع کوا فاسق ہے۔ کون کھانے کو تیار ہوگا؟

(وفی سنن ابن ماجہ ایضاً قیل لابن عمر رضی اللہ عنہ ایوکل الغراب
قال ومن یاکلہ بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ انہ
فاسق۔ او کما قال) علامہ کمال الدین دمیری لکھتے ہیں۔ کہ ان حیوانات کا
فاسق ہونا ان کی خباثت باطنیہ سے استعارہ ہے (قال الدمیری و
انما سمیت ھذہ الحیوانات فواسق علی الاستعارۃ لخبثھن)
چونکہ مذکورہ احادیث میں پانچ جانوروں کا ایک حکم بتلایا گیا ہے۔ اور وجہ
حرمت بھی ایک ہی ہے لہذا زید کو چاہیئے کہ چیل اور چوہے اور بلکاتے
کتے، سانپ۔ بچھو بھی تو کھایا کرے۔ جبکہ پانچوں کا ایک ہی حکم ہے۔ آخر
کوے کو کس دلیل سے خاص کرتا ہے۔ اور باقی چہار کیوں چھوڑتا ہے۔ اگر
کوے کا کھانا ثواب ہے۔ تو باقیوں نے کیا جرم کیا ہے۔ مگر یاد رکھنا قانون
ہے۔ (الصلاح یتولد من الغذاء الطیب) صلاحیت پرہیزگاری حسن
اخلاق توجہ فی العبادات قربیہ خداوندی طیب غذا سے پیدا ہوتی ہیں۔
اسی وجہ سے ارشاد ہوتا ہے کہ یا ایھا الذین آمنوا کلوا من طیبات
ما رزقناکم (اے ایمان والو ہماری دی ہوئی طیبہ چیزیں کھاؤ) چونکہ حضور
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان نے اس کوے کو فاسق فرمایا۔
اور حبیبہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں۔ مجھے سخت تعجب ہے (عن عائشۃ رضی اللہ عنہا۔ انھا قالت
انی لاعجب ممن یاکل الغراب وقد اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی قتلہ للمحرم وسماہ فاسقا واللہ ما ھو من الطیبات حیاۃ الحیوان)

اس شخص سے جو کوا کھائے گا. حالانکہ احرام والے کو نبی کریم نے اس کے قتل کی اجازت دیدی. اور اس کا نام فاسق رکھا. واللہ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ. خدا کی قسم وہ (کوا) طیبات سے نہیں (کہ ایمان والوں کی غذا بن سکے) یعنی حضرت عائشہ صدیقہ کے قول کے مطابق یہ کوا طیبات سے نہیں جیسا کہ وَاللہِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ سے ظاہر ہے. اور خداوند قدوس کا ارشاد ہے کہ ایمان والے طیب اور ستھری چیزیں کھاؤ. سمجھ میں نہیں آتا. کہ زید اسی کوے کو کھانے کو ثواب کیسے سمجھتا ہے یا تو اس کوے کو طیب سمجھتا ہو گا. اور اپنے آپ کو مجاہد. اگر ایسا سمجھتا ہے تو صریح اور متفق حدیثوں کی تکذیب کرنے والا ہے. اگر فاسق اور خبیث جان کر کھانے کا قائل ہے. تو حرام خور ہے (العیاذ باللہ)

مگر یہ یاد رہے کہ مومن جیسے طیب اور پاک غذا کی جدوجہد میں ہوتا ہے ایسے ہی فاسق، خبیث غذا میں ساعی اور کوشاں ہوتا ہے. الجنس مع الجنس یمیل

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ✤ کبوتر با کبوتر باز به باز
طیبات آمد بسوئے طیبات ✤ مر خبیثاں را خبیثاں است ہیں

عربی شاعر کہتا ہے :-

اذا کان الغراب دلیل قوم ✤ سیھدیھم بطرق الہالکینا

خلاصہ یہ کہ خبیث کوا خبیث شکموں کی کفایت کر سکے گا،

جیسا کہ ضرب المثل فقروں میں کہا جاتا ہے کہ پلید قلعی سے مسجد نہیں لیپی جا سکتی. ہاں شقوق میرز (بیت الخلاء کے سوراخ) کا انسداد کیا جا سکتا ہے. بابا سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مثال یہ بھی پیش کی ہے. کہ

گر آب چاہ نصرانی نہ پاک است ✤ جہود مردہ می شوئی چہ باک است!

عیسائی کا کنواں اگرچہ ناپاک ہے. مگر یہودی مردہ نہلانے میں کیا حرج ہے خلاصہ یہ ہے کہ خبیث اور فاسق چیزیں مومن کی شایان شان نہیں بلکہ ایسی غذاؤں سے خبیث شکم پر کئے جا سکتے ہیں.

ہمارے فقہائے احناف اس کوے کے خبیث ہونے پر متفق ہیں. چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے. کہ ابقع کوا طبعاً خبیث ہے (فتاوٰی عالمگیری و الغراب الابقع مستخبث طبعًا)

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ (ابقع کوا) مردار کھاتا ہے (قال الشامی والغراب الابقع. الذی یاکل الجیف لانہ ملحق بالخبائث والخبیث ما تستخبثہ الطباع السلیمۃ) اس لئے خبیث جانوروں میں شمار ہوتا ہے. پھر خبیث کی تعریف لکھتے ہیں. جسے طبائع سلیمہ خبیث سمجھے وہ خبیث ہی ہے.

چونکہ مذکورہ پانچ جانور فاسق ہیں. لہٰذا بحالت احرام مار ڈالنے پر کفارہ واجب نہ ہو گا. چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے (وفی فتاوی عالمگیری. المحرم ممنوع عن قتل صید البر الا الفواسق وهی التی تبتدئ بالاذی وکذا فی جامع الصغیر لقاضی خان) احرام والے کے لئے جنگلی شکار منع ہے. مگر وہ فاسق جانور (منع نہیں) جو ایذا دینے میں پہل کرتے ہیں. جیسا کہ تفصیلاً گزر چکا ہے.

علامہ شمس الدین سرخسی مبسوط میں تحریر فرماتے ہیں. کہ ابقع کوا جو مردار اور مخلوط غذا کھاتا ہے. ایذا دینے میں پہل کرتا ہے (الابقع الذی یاکل الجیف ویخلط فانہ یبتدئ بالاذی مبسوط)

فواسق کے علاوہ یہ جانور جو ابتداءً حملہ نہیں کرتے۔ بحالت احرام ان کے قتل پر جرمانہ نہ ہوگا۔ جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ (وَالَّذِیْ لَا یَبْتَدِیْ بِالْاَذٰی غَالِبًا فَلَهٗ قَتْلُهٗ وَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ) ایذا رسانی میں پہل نہ کرنے والے جانوروں کے قاتل پر کوئی جزا واجب نہ ہوگی۔ بحمداللہ مختصر بالغرض بقدر کفایت تشریح کردی گئی ہے۔ جو کہ طالب حق کے لئے بس ہے۔ "بس کنم کہ زیرکان را خود بس است
جائیکہ کس است اور ایک حرف بس است"

والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من اسمہ وعندی الف واحلیٰ من عسل مصفیٰ، وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین ط

غراب زرعی - یعنی کھیتی کا کوا۔ یہ کوا صرف حلال کھاتا ہے۔ فقہائے احناف اس کو مباح لکھتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ وَاَمَّا غُرَابُ الزَّرْعِ یَلْتَقِطُ الْحَبَّ مُبَاحٌ طَیِّبٌ (عالمگیری) لَا بَأْسَ بِغُرَابِ الزَّرْعِ۔ مختصر قدوری، لِاَنَّهٗ یَاْکُلُ الْحَبَّ وَلَیْسَ هُوَ مِنْ سِبَاعِ الطَّیْرِ وَلَا یَاْکُلُ الْجِیَفَ (جوہرہ النیرہ) بہرحال غراب الزرع یعنے کھیتی کا کوا مباح و طیب ہے۔ صاحب مختصر لکھتے ہیں۔ غراب زرع کھانے میں حرج نہیں ہے۔ حدادی یمنی شرح میں لکھتے ہیں۔ اس لئے کہ غراب زرع صرف حلال کھاتا ہے اور شکاری جانوروں سے بھی نہیں اور مردار بھی نہیں کھاتا۔ جوہرہ صاحب۔ حیاۃ الحیوان کے قول کے مطابق زاغ کو زرعی اور غراب الزیتون بھی اس کو کہتے ہیں۔ اور یہ چھوٹا سیاہی مائل پرندہ ہے۔ سرخ چونچ اور سرخ پنجوں والا لطیف شکل اور حسین منظر ہے۔ (وقال الدمیری یقال لہ الزاغ وغراب الزرع وغراب الزیتون ل

وَهُوَ غُرَابٌ اَسْوَدُ صَغِیْرٌ وَقَدْ یَکُوْنُ مُحْمَرَّ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَیْنِ وَهُوَ لَطِیْفُ الشَّکْلِ حَسَنُ الْمَنْظَرِ (حیوٰۃ الحیوان)

درمختار میں ہے کہ کھیتی کا کوا جو دانے ہی کھاتا ہے۔ حلال ہے۔
وَحَلَّ غُرَابُ الزَّرْعِ الَّذِیْ یَاْکُلُ الْحَبَّ (درمختار)

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ غراب الزرع حلال ہے۔ اور وہ چھوٹا سیاہ رنگ کا کوا ہے۔ جس کو زاغ کہا جاتا ہے۔ اور سرخ چونچ اور سرخ پنجوں والا ہوتا ہے
(قال الشامی وحل غراب الزرع وهو غراب اسود صغیر یقال له الزاغ وقد یکون محمر المنقار والرجلین (شامی))

مذکورہ تصریح سے بخوبی واضح ہوگیا کہ سرخ چونچ اور سرخ پنجوں والا لطیف شکل حسین منظر زاغ جو محض حلال کھاتا ہے۔ حلال ہے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ چونکہ غراب الزرع موذی نہیں۔ لہٰذا الابقع کوے کی طرح اس کا فواسق جانوروں میں شمار نہیں اور نہ ہی حدود حرم میں اس کا قتل جائز ہوگا بلکہ بحالت احرام زاغ کے مار ڈالنے پر کفارہ واجب ہوگا۔ (وَاَمَّا الْعَقْعَقُ وَغُرَابُ الزَّرْعِ فَفِیْهِمَا الْجَزَاءُ (جوہرہ نیرہ) جوہرہ نیرہ میں ہے کہ غراب عقعق اور غراب الزرع بحالت احرام مار ڈالنے والے پر کفارہ واجب ہوگا۔ اس لئے کہ یہ دونوں سباع الطیر یعنی شکاری جانور نہیں۔ اسی وجہ سے ہمارے فقہائے کرام اسی غراب الزرع یعنی کھیتی کے کوے کے مباح و جائز ہونے کے قائل ہیں۔ یہ کوا ہمارے دیار میں بہت کم ہے (وَاَمَّا الْغُرَابُ الزَّرْعِیْ یَلْتَقِطُ الْحَبَّ مُبَاحٌ طَیِّبٌ (فتاویٰ عالمگیری))

غراب عقعق ۔ اس کوے کو کند ش اور جنگلی کوا بھی کہتے ہیں ۔ اس کی بڑی پہچان
یہ ہے کہ اس کی آواز عین قاف رہتی ہے ۔ عقعق کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے
کمال الدین دمیری نے امام جوہری کا ایک قول یہ بھی نقل کیا ہے ، اس کا نام اس
کی آواز سے مشتق ہے ۔ (قال الجوهری ، اشتق له هذا الاسم من صوته
حیاۃ الحیوان ۲) مگر اس کی آواز اتفاقاً عین قاف نقل کی گئی ہے ۔ صاحب حیوۃ الحیوان
لکھتے ہیں کہ صوتها العقعقة ۔ منتخب اللغات میں ہے ۔ کہ عقعق سیاہ و سفید
پرندہ ہے جس کی آواز میں عین قاف رہتی ہے ۔ اور اس کو کلہ اور جنگلی کوا
کہتے ہیں ۔ (منتخب میں ہے ۔ کہ عقعق مرغی است سیاہ و سفید و آوازش بلفظ عق
عق ماند و آں را کلہ و زاغ دشتی گویند) اسی طرح غیاث اللغات میں ہے ۔
مختار الصحاح میں ہے ۔ کہ عقعق مشہور پرندہ ہے (مختار الصحاح والعقعق
طائر معروف بصوت العقعقة) جو عقعقہ کی آواز میں مشہور ہے ۔ علامہ ابن
عابدین شامی لکھتے ہیں (قال الشامی ۔ والعقعق طائر نحو الحمامة طویل الذنب
فیه بیاض وسواد وهو نوع من الغربان یتشاءم به ویعقعق بصوت
یشبه العین والقاف ۔ شامی) کہ عقعق بجہ پوچھ سے کبوتر کی مانند پرندہ ہے
جس میں سیاہی و سفیدی ہے ۔ اور وہ بدفالی لیے جانے والے کووں کی قسم ہے ۔
اور اس کی آواز عقعق عین قاف کی شابہ ہوتا ہے ۔
شامی کی اس عبارت سے ملتی جلتی عبارت عقعق کے بارے میں صاحب حیوۃ الحیوان
کی بھی ہے ۔ عقعق کے مباح ہونے میں اختلاف ہے ۔ در مختار میں ہے ۔ کہ عقعق
عق ایسا کوا ہے ۔ جو کہ حرام و حلال غذا کھاتا ہے ۔

علامہ شامی شرح کرتے ہیں ۔ کہ مخلوط غذا کھانے والا کوا ۔ امام صاحب
کے نزدیک مکروہ نہیں اور ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے (قال
الشامی ۔ والنوع مخلط یأکل الحب مرۃ والجیف اخری ۔ ولم یذکرہ فی
الکتاب وهو غیر مکروہ عندہ و مکروہ عند ابی یوسف ۔ الخ ۔ والاخیر ۸
هو العقعق ۔ شامی) اور یہی عقعق ہے ۔ چونکہ غراب زرع اور غراب عقعق
موذی نہیں ۔ لہٰذا احرام کی حالت میں ان کے قتل کا ارتکاب پر جرمانہ واجب
ہوگا ۔ علامہ شمس الدین سرخسی مبسوط میں لکھتے ہیں ۔ کہ بہرحال عقعق کے قتل
کرنے کا جرمانہ احرام والے پر واجب ہوگا ۔ (قال السرخسی فی المبسوط
اما العقعق یجب الجزاء بقتله علی المحرم لانه لا یبتدئ بالاذی
غالبا ۔ ۱۹) اس لئے کہ وہ ایذا دینے میں پہل نہیں کرتا ۔
صاحب جوہرہ لکھتے ہیں ۔ بہرحال عقعق و غراب الزرع ان کے قتل میں
کفارہ واجب ہوگا ۔ (قال فی الجوهرۃ اما العقعق وغراب الزرع
فیضمنهما الجزاء الخ)

ایک شبہے کا ازالہ

کوا خور حضرات اپنی خوراک پہ پردہ ڈالنے کے لئے علامہ شامی کی وہ عبارت کہ "مخلوط حلال وحرام غذا کھانے والا کوا امام صاحب کے نزدیک مکروہ نہیں۔ اور ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے۔ اور وہی عقعق ہے) سادہ لوح مسلمانوں کو پیش کرتے اپنے آپ کو حنفی بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس کا نام اور اس کی آواز جو کہ اس کی صحیح علامت ہے۔ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کی خوراک کو فروغ ہو۔ مگر یہ یاد رہے کہ یہ اختلاف عقعق میں ہے جو کہ جنگلی پرندہ ہے۔ جیسا کہ منتخب کی عبارت سے واضح ہے۔ یعنی عقعق سیاہ و سفید پرندہ ہے جس کی آواز عین قاف ہے۔ اور اس کو عکہ اور جنگلی کوا کہتے ہیں۔ اس وقت زیر بحث عام گھروں میں پھرنے والا کوا ہے۔ تو کتنی خیانت ہے کہ جنگلی کوے کا اختلاف بتا کر غراب ابقع کو کھانے کو فروغ بخشا جا رہا ہے حالانکہ عقعق کی مخلوط غذا حب اور جیفہ پر ہے۔ جیسا کہ علامہ شامی کی عبارت سے مستفاد ہے۔ (یاکل الحب مرۃ والجیف اخریٰ) کبھی دانے کھاتا اور کبھی مردار کھاتا ہے۔ اور زیر بحث گھروں میں پھرنے والا کوا

ہر چیز کھا جاتا ہے۔ بلکہ چھوٹے بچوں کے ہاتھوں سے روٹی کے ٹکڑے مانگ کر انہیں چھین کر کھانے کا عادی ہے۔

سب سے بڑی بات یہ کہ عقعق کا اختلاف مخلوط غذا کی وجہ سے ہے۔ اور عام گھروں میں پھرنے والے کوے کا حرام ہونا۔ اس کی خباثت اور ایذا رسانی اور فسق کی وجہ سے ہے۔ پھر عقعق کی آواز عین قاف اور اس کی آواز کاغ کاغ، کہاں وہ اور کہاں یہ،

ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

تو یاد رکھیئے کہ ابقع کی آواز کاغ کاغ ہے۔ اور عقعق کی آواز عین قاف ابقع فاسق ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ عقعق صرف مخلوط غذا کی وجہ سے مختلف فیہ ہے۔ عقعق جنگلی کوا ہے۔ اور ابقع عام گھروں میں پھرنے والا کوا ہے۔ خبیث ہے اور حرام ہے۔

ھذا ما عندی حسب المستفتی واللہ ورسولہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

سید کاظم القادری خطیب نور المساجد
چیچہ وطنی۔